چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی

اجلاس

منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۹۰ء بمطابق ۳۰ ذوالقعد سنہ ۱۴۱۰ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲۔	تعزیتی قرارداد نمبر ۲ منجانب میر عبدالمجید بزنجو وزیر مال بسلسلہ حاجی عید محمد نوتیزئی کے بہیمانہ قتل	۲
۳۔	تعزیتی قرارداد بسلسلہ ایرانی زلزلہ زدگان اور دعائے مغفرت۔	۸
۴۔	**وقفہ سوالات**۔	۹
۵۔	تحریک التواء I منجانب میر ظفر اللہ خان جمالی۔	۲۴
۶۔	تحریک التواء نمبر II منجانب مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔	۲۷
۷۔	منظور شدہ مصدقہ گوشوارہ جات اخراجات بابت سال ۱۹۹۰-۹۱ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	۳۴
۸۔	جناب اسپیکر کا اظہار خیال بسلسلہ بجٹ اجلاس	۳۴
۹۔	گورنر بلوچستان کا حکم (Prorogation Orders)	۳۵

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا

چودھواں/بجٹ اجلاس

مورخہ ۲۴ جون ۱۹۹۰ء بمطابق ۳۰ ذیلقعد ۱۴۱۰ھ بروز یکشنبہ زیر صدارت اسپیکر۔ جناب ظہور حسین خان کھوسہ چار بجے شام بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از مولوی عبدالمالک بزشوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ
○ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ○ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ○ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى

(صدق اللہ العظیم)

(پ ۳۰ ع ۲۱ - سورۃ العلق آیت ۱ تا ۸)

آپ قرآن اپنے رب کا نام لیکر پڑھا کیجیے۔ جسنے مخلوقات کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا آپ قرآن پڑھا کیجیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جسنے (لکھے پڑھوں کو) قلم سے تعلیم دی۔ انسان کو اُن چیزوں کی تعلیم دی، جن کو وہ نہ جانتا تھا۔ سچ مچ بیشک کبھی آدمی حد آدمیت سے نکل جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ اپنے آپکو مستغنی سمجھنے لگتا ہے۔ اے مخاطب! آپکے پروردگار ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے (وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلَاغ)

تعزیتی قراردادیں

جناب اسپیکر ۔

آج دو تعزیتی قراردادیں آئی ہیں۔ پہلی تو حاجی عید محمد نوتیزئی صاحب مرحوم کے بارے میں اور دوسری ایران کے زلزلہ میں جاں بحق ہونیوالوں کے حق میں ہے۔ میر عبدالمجید بزنجو صاحب پہلی قرارداد پیش کریں۔

میر عبدالمجید بزنجو (وزیر مال)

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔ یہ ایوان صوبائی وزیر جناب الحاج عید محمد نوتیزئی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم بلوچستان کے ایک ممتاز سیاسی وقبائلی رہنما تھے۔ انہوں نے صوبہ کے عوام کی فلاح وبہبود کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ ایک مخلص، دیندار اور نڈر شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔

یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور سوگوار خاندان کو یہ صدمہ صبر وہمت سے برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائیں۔

یہ ایوان اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والے دیگر افراد کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرتا ہے اور انکے اہل خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی ۔

جناب اسپیکر۔ بی این پی پارلیمانی گروپ کی جانب سے بھی حاجی عید محمد نوتیزئی صاحب

اور دیگر جاں بحق ہونیوالوں کے بارے میں تعزیتی قرارداد منظور فرمائی جائے۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔
کوئی اور صاحب اس تعزیتی قرارداد پہ اظہار خیال کریں گے ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جناب اسپیکر۔ حاجی نوتیزئی صاحب شہید کے لئے جتنا بھی غم کا اظہار کیا جائے یقیناً کم ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب کو پتہ ہے وہ ایک دیندار، سادہ بلوچ تھے اور انکی شہادت کے بعد اس علاقے کی نمائندگی ہم نہیں کہہ سکتے کیسے ہوگی بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدا کرے کہ پھر بھی ایک اچھا شریف اور دیانتدار ممبر اس معزز اسمبلی میں آئے ۔ حاجی صاحب مرحوم نے اپنی تمام تر زندگی محنت کے ساتھ گذاری وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے والے شخص تھے ۱۹۸۵ء میں وہ اس ایوان کے ممبر بنے اور اس حیثیت میں کہ اس وقت کوئی پارٹی الیکشن نہیں ہوئے تھے ۱۹۸۸ء میں وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پہ آئی جے آئی کے پلیٹ فارم سے اس ایوان کے رکن بنے اس وقت بھی وہ کچھ عرصہ کے لئے صوبائی وزیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے یہ انکی خدمات اور ان کی صلاحیت اور انکی دیانتداری تھی ۔ کہ وہ زبان کے پکے تھے اور اسکا نتیجہ یہ تھا کہ اس دفعہ پھر نواب اکبر بگٹی صاحب نے بحیثیت وزیر اعلیٰ انکو اپنی ٹیم میں وزیر مقرر کیا ۔ یہ بیّن ثبوت ہے کہ اس وقت کی حکومت اور آج کی حکومت اگرچہ مختلف پلیٹ فارم سے ہیں مگر اس آدمی کی بصیرت اور اسکی صاف گوئی تھی کہ اس وقت کی حکومت کو بھی اور آج کی حکومت کے لئے بھی یہ آدمی قابل قبول تھا ۔ یقیناً جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ انکو شہادت کے بعد جنت نصیب ہوتی ہے

میں سمجھتا ہوں انکی محنت انکی دینداری تھی کہ جس طریقہ سے انکو شہادت نصیب ہوئی جمعہ کا مبارک دن تھا مسجد کی چوکھٹ تھی۔ جہاں پر ان کی پیشانی لگی اور ان کو باوضو حالت میں شہادت نصیب ہوئی یقیناً انہوں نے اپنے پیچھے غم گسار ساتھی چھوڑے ہیں۔ میں اس ایوان سے گذارش کرونگا کہ کوشش کریں اگرچہ انکی کمی محسوس ہوگی لیکن میں آپکے توسط سے لیڈر آف دی ہاؤس سے عرض کرونگا کہ انکی جو خواہش تھی کہ سینڈک پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے تاکہ بیروزگار بچوں کو روزگار مہیا کریں لہذا میری استدعا ہے کہ جیسا وہ چاہتے تھے کہ دالبندین جیسے دورافتادہ علاقہ کو کم از کم کوئٹہ کی حد تک ہوائی جہاز سروس سے منسلک کیا جائے۔ میں آپکے توسط سے لیڈر آف دی ہاؤس سے گذارش کرونگا کہ وہ مرکزی حکومت سے اس سلسلہ میں ضرور رابطہ قائم کریں۔ اور اس طرح مرحوم کو خراج عقیدت پیش کریں۔ اور انکی نیک خواہشات کو ضرور اس اسمبلی اور اپنے ذریعہ سے اوپر تک پہنچائیں۔

جناب والا! حاجی صاحب کے غم میں جتنا بھی کہا جائے کم ہے۔ ہم تو صرف دعا ہی کرسکتے ہیں وہ ہمارے اچھے ساتھی تھے اور وعدہ کے پکے تھے اسکی مثال یہ ہے کہ اس ایوان میں ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۶ء میں سینٹ کے لئے الیکشن ہوئے چند دوستوں نے کوشش کی بڑا اندور دیا کہ حاجی صاحب آپ ہمارا ساتھ دیں کسی بھی لحاظ سے لیکن انہوں نے کہ کہا کہ بھائی میں نے زبان دیدی ہے میں مسلم لیگ پارٹی کا فرد ہوں مجھے ہائی کمان جو بھی حکم دے گی میں اسکی پابندی کرونگا۔ انہوں نے اس چیز کا پاس رکھا ہم سب کو بشمول میرے اور انکے پسماندگان کو خدا صبر جمیل عطا فرمائے۔ میری دعا ہے کہ خدا انکو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

میر صابر علی بلوچ

جناب اسپیکر: جناب عبد محمد نوتیزئی کی کمی اس ایوان میں کافی دیر تک محسوس

کی جائے گی وہ ایک وضع دار شخص تھے۔ انہوں نے ہمیشہ جمہوری روایات کا خیال رکھا اور کبھی سیاست میں ذاتی عناد نہیں سمجھا۔ ہمارا اور ان کا ساتھ اسمبلی میں کافی وقت رہا ہے وہ ایک زندہ دل شخص تھے، جیسا کہ ایک معزز رکن صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے وعدے کے پکے اور زبان کا لحاظ رکھنے والے تھے۔ ہم بھی ان کے مشکور ہیں کہ اس حکومت سے پہلے جب ہماری حکومت بنی تھی اس وقت گو کہ وہ مسلم لیگ میں تھے انہوں نے اگرچہ ایک لیڈی سیٹ کے لئے کسی اور کو (Propose) کیا ہوا تھا لیکن بعد میں اجتماعی فیصلہ ہوا تو انہوں نے ہمارے پی پی کے امیدوار کو ووٹ دیکر کامیاب بنایا اور احسان کیا۔ احسان کیا کیا بلکہ انہوں نے اپنی زبان کا لحاظ رکھا، زبان کا لحاظ رکھنے والے زبان کا پاس رکھنے والے وضع دار لوگ آج کل کم ملتے ہیں اور اس کمی کے دور میں ایسے شخص کا چلا جانا ایسے شخص کا قتل ہو جانا یقیناً ان کی بہت بڑی کمی محسوس کی جائے گی۔ بہرحال میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت نصیب کرے اور ہم سب کو توفیق دے کہ جو ان کی اچھائیاں تھیں ان کا جو لحاظ تھا زبان کا پاس تھا اور یہ توفیق دے کہ ہم انکے نقش قدم پر چلتے رہیں۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔

کوئی اور صاحب تقریر کرنا چاہتے ہیں۔؟ آخر میں قائد ایوان صاحب خطاب فرمائیں گے

نواب محمد اکبر خان بگٹی۔ (قائد ایوان)

جناب اسپیکر! مجھے یقیناً افسوس ہے کہ پرسوں جو واقعہ ہوا ہے اس کے بعد ہم سب غم زدہ ہیں۔ ایک ہمارا ساتھی اور سادہ لوح بلوچ جو اپنے وعدے کا پکا

ٹھیک ٹھاک صاف ستھری شخصیت کا دیندار انسان ہم سے جدا ہوا ہے واقعہ کچھ یوں ہے کئی سالوں سے نوتیزئی کی ایک شاخ اور مینگل کی ایک شاخ کے درمیان کچھ کشت وخون کا سلسلہ چل رہا تھا ۱۹۸۸ء کے شروع میں وابندین میں نوتیزئی کی ایک شاخ نے مینگل کی ایک شاخ کے پانچ افراد کو قتل کر دیا تھا مقتول کے وارث اس وقت وہاں سے نقل مکانی کر کے کچھ کراچی چلے گئے کچھ پٹ فیڈر اور سندھ گئے وہ علاقہ انہوں نے چھوڑ دیا اس لئے کہ شاید انہوں نے بدلہ لینا تھا۔ اطلاع یہ ہے کہ جن دو شاخوں کے درمیان قتل مقاتلے کا سلسلہ چل رہا تھا وہ مینگل کا بھی سب سیکشن ہے اور نوتیزئی کا سب سیکشن ہے مگر بدلے کے طور پر حاجی عبید محمد صاحب کو جو قتل کیا وہ اس سب سیکشن میں ملوث نہیں تھے جنہوں نے ان کو قتل کیا وہ انکی دشمنی سے تعلق نہیں رکھتے تھے ۔

بہرحال قبائلی سوسائٹی میں قتل کا بدلہ لینا اپنے عزیزوں کا اپنے رشتہ داروں کا ہوتا ہے مگر اس سے پہلے ان سے بدلہ لیا جاتا تھا جس سے براہ راست تعلق ہوتا تھا ان تک یہ سلسلہ محدود ہوتا رہتا تھا مگر کچھ سالوں سے اس حد کے سلسلے کو پھلانگ کر لوگ کچھ آگے ہاتھ مارتے ہیں ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ سلسلہ حاجی میر محمد مراد جمالی کے وقت سے شروع ہوا جو براہ راست ملوث نہیں تھے اور پٹ فیڈر میں جو لڑائی ہوئی تھی دوسرے پٹ فیڈر کے لہڑی لوگ تھے ان کو قتل کے لئے منتخب کیا، اور قتل کیا وہ اس لئے تاکہ ایک بڑا ہاتھ ماریں ۔ اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا ۔ پہلے یہ بات ہوتی تھی کہ اپنے قاتل کو ڈھونڈتے تھے اب پھلانگ کر بڑے سے بڑے کو مارتے ہیں ۔ یہ بدقسمتی ہے ۔ یہ ہمارا قبائلی رسم ورواج ہے ۔ پہلے اپنے بدلہ کو محدود رکھتے تھے مگر اب بڑے سے بڑا کہ فلاں مارا گیا ہے تاکہ نام ہو کہ فلاں کے عوض فلاں مارا گیا ہے ، ہماری کوشش ہونی چاہیئے ۔ کہ ان خواہشات کو جذبات کو روکیں ۔ آگے نہ بڑھنے دیں کیونکہ یہ اچھی چیز نہیں ہے پہلے

جو ان لوگوں کی جو حد تھی رسم و رواج تھے سیٹ تھے ان کو پھلانگ کر اس کی خلاف ورزی کریں یہ کسی کتاب میں نہیں بلکہ یہ صرف رسم و رواج ہیں مگر ان سے تجاوز نہ ہو نہ صرف اس چیز میں بلکہ دیگر معاملات میں بھی حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ یہ صرف دستور میں ہے رسم و رواج میں ہے۔ ان کو اس طریقے سے نہ توڑا جائے اور ان سے تجاوز نہ کیا جائے اگر تجاوز کیا جاتا ہے تو وہ بیلنس اپ سیٹ ہو جاتا ہے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور تمام سوسائٹی کا نظام بگڑ جاتا ہے اس کا شدید اثر ہوتا ہے۔ جہاں تک ہماری حکومت کی کوشش ہوگی تو ہم کوشش کریں گے کہ یہ بیلنس اپ سیٹ نہ ہو جو توازن ہے وہ برقرار رہے اور حاجی صاحب کی شہادت کے بعد اس رسم و رواج کو توڑا ہے اس کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے یہ جو بیلنس اپ سیٹ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کو کنڑول کیا جائے۔ اس کو روکا جائے۔

جناب اسپیکر! آخر میں تمام ہاؤس کی طرف سے حاجی صاحب کے عزیزوں کو اور ان کے رشتہ داروں سے ہمدردی کر سکتے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ اور دوسرے جو انکے ساتھ بے گناہ قتل ہوئے ہیں۔ انکے کا بھی عزیزوں سے دعا کرتے ہیں اور جو حکومت سے ہو سکا ہم ان کا ازالہ کریں گے۔ اور جو مسجد کو نقصان ہوا ہے مجھے علم نہیں ہے کہ کتنا نقصان ہوا ہے حکومت اس کی بھی مرمت کرائے گی۔ خانۂ خدا ہے اسکو صحیح کر دیا جائے۔ اور آئندہ بھی ہم امید کریں گے ایسے واقعات نہ ہوں جیسا کہ عرض کیا تھا قبائلی سوسائٹی ہے ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں مگر کوشش کی جائے گی۔ کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔

حاجی عبد محمد نوتیزئی ایک نیک صالح اور بزرگ شخصیت تھے انہوں نے سماجی اور سیاسی میدان میں نہ صرف اپنے حلقے میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

بلکہ صوبائی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے پورے صوبے میں انکی گرانقدر خدمات ناقابل فراموش ہیں وہ اس ایوان کے تقدس کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی کے قواعدوضوابط کے سختی سے پابند تھے قبائلی رنجشوں نے جہاں ہمیں بہت سے دوسرے شخصیتوں کے قابل تقلید خدمات سے محروم کر رکھا ہے وہاں حاجی صاحب جیسی شخصیت کا بچھڑ جانا ہمیں اس طرح سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ ان رنجشوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مثبت اقدامات کئے جائیں ۔ آخر میں مرحوم کے لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین ۔

یہاں اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والے دیگر افراد کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور ان کی اہل خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔

مرحوم حاجی عبد محمد نوتیزئی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی جائے ۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر ۔

اگلی تعزیتی قرارداد ایران کے زلزلہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے ہے ، میر جان محمد جمالی صاحب پیش کریں ۔

میر جان محمد خان جمالی (صوبائی وزیر)

جناب اسپیکر آپکی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ :-

یہ ایوان ایرانی بھائیوں کے زلزلے میں جاں بحق ہونے پر گہرے رنج وغم کا اظہار

کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے۔ بلوچستان کے عوام آزمائش کی اس گھڑی میں اپنے ایرانی بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔
ایوان دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اس قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

جناب اسپیکر۔
قرارداد پیش ہوئی مولانا صاحب تشریف لاکر دعا فرمائیں۔
(دعائے مغفرت کی گئی)

وقفۂ سوالات

جناب اسپیکر۔
اب وقفہ سوالات ہے: پہلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے۔

*۳۴۲ میر محمد ہاشم شاہوانی۔
کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
الف) سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران ترقیاتی کاموں کی مد میں ضلع کونسل کچھی کے لئے کل مجموعی طور پر کس قدر رقم مختص کی گئی تھی۔ نیز ان ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی منصوبہ وار تفصیل بھی دی جائے۔
ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبوں پر کونسل کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے بجائے

پراجیکٹ لیڈروں سے کام کرایا گیا ہے ۔

ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز پراجیکٹ لیڈروں کے ذریعے زیر تکمیل منصوبوں کی تعداد کتنی ہیں اور کس قدر منصوبے ٹھیکیداروں سے مکمل کرائی جائیں گے تفصیل دی جائے ۔

میر جان محمد خان جمالی (صوبائی وزیر)

الف) سال ۹۰-۱۹۸۰ء کے دوران ضلع کونسل کچھی کو سترہ لاکھ ستر ہزار روپے زیر دیہی ترقیاتی پروگرام فراہم کئے گئے ہیں ان ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی منصوبہ وار تفصیل درج ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	مختص شدہ رقم	تعداد اسکیمات	خرچ شدہ رقم
۱	واٹر سپلائی	۲،۸۰،۰۰۰/=	۵	۲،۸۰،۰۰۰/-
۲	ایریگیشن	۱۳،۴۰،۰۰۰/-	۲۳	۱۲،۸۳،۰۰۰/-
۳	صحت وصفائی	۱،۲۰،۰۰۰/-	۳	۹۲،۰۰۰/-
۴	عمارات	۳۰،۰۰۰/-	۱	۱۰،۰۰۰/-
	کل میزان	۱۷،۷۰،۰۰۰/-	۳۲	۱۵،۹۳،۰۰۰/-

ب) یہ درست ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کے منصوبوں پر پروجیکٹ کمیٹی تشکیل دے کر کام کرایا گیا ہے چونکہ Manual of Instruction کی دفعہ ۹ (ب) کے تحت پچاس ہزار روپیہ تک کی مالیت کے منصوبہ جات کو بذریعہ پروجیکٹ کمیٹی مکمل کرایا جا سکتا ہے اور حکومت کی ان ہدایات کی روشنی میں ایسے تمام منصوبہ جات کو پروجیکٹ کمیٹی کے ذریعہ کرایا گیا ۔

لہذا پچاس ہزار روپیہ کی مالیت کی اسکیمات کا کام کونسل کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے نہیں کرایا گیا
(ج) اس کا جواب جزو (ب) میں دیا گیا ہے۔ پروجیکٹ کمیٹی کے ذریعے زیر تکمیل منصوبوں
کی تعداد ۲۲ ہے اور بقایا ۱۰ منصوبہ جات ٹھیکہ کے ذریعے مکمل کرائے گئے ہیں (رنیز
ADP سال سنہ ۹۰-۱۹۸۹ء کی نقل برائے اطلاع ذیل ہے۔)

ANNUAL DEVELOPMENT PLAN
UNDER RURAL DEVELOPMENT PROGRAMME
FOR THE YEAR 1989-90
(DISTRICT COUNCIL SHARE)

Sr. No.	Name and Location of the Schemes	Amount (Rupees)
1	2	3
1.	Excavation of D/Water Tank at Hassan Arain.	100,000.00
2.	Excavation of D/Water Tank at Kurd Camp.	40,000.00
3.	Excavation of D/Water Tank at Jhan Jhal.	50,000.00
4.	Excavation of D/Water Well at Shabazoo.	40,000.00
5.	Excavation of D/Water Well at Sardar Khan Rind Shoran.	50,000.00
6.	Protection of Band at Mastoi Mughari.	50,000.00
7.	Protection of Band Mousa Awal.	80,000.00
8.	Protection of Band at Mousa Haleem.	100,000.00
9.	Protection of Band at Wagha Mughari.	100,000.00
10.	Protection of Band at Mouza Kabil Bagh.	40,000.00
11.	Construction of Ganda Lolai.	100,000.00
12.	Construction of Ganda Mall Tunia Shoran.	100,000.00
13.	Construction of Ganda Moulvi.	100,000.00
14.	Construction of Ganda Mousa Bughia.	100,000.00
15.	Construction of Ganda Mouza Meahan.	50,000.00
16.	Construction of Ganda Kalatizai.	25,000.00
17.	Construction of Ganda Chetri Bhawal Wah.	30,000.00
18.	Construction of Ganda Mousa Part.	25,000.00
19.	Construction of Ganda at Mousa Manjhoo Azdi.	50,000.00
20.	Excavation of Wah at Noor Khan Hajijah.	20,000.00
21.	Excavation of Wah at Khattan.	30,000.00
22.	Excavation of Nalla Khan Wah Gandawah.	30,000.00
23.	Excavation of Nalla Jhanda Wah.	50,000.00
24.	Excavation of Nalla Goth Mohammad Wafa Mirpur.	20,000.00
25.	Excavation of Nalla Khan Wah.	50,000.00
26.	Construction of Nalla Hashim to Ghulam Babi.	50,000.00
27.	Excavation of Nalla Moulvi.	60,000.00

Sr. No.	Name and Location of the Schemes	Amount (Rupees)
1	2	3
28.	Excavation of Nalla Chuttal Abad.	80,000.00
29.	Repair of Drains at Gandawah Sharh.	40,000.00
30.	Constt: Cleaning of Nadi Ali Jhan Lait.	30,000.00
31.	Cleaning of Water Course Panjuk Jhall.	50,000.00
32.	Repair of Mander at Sanni.	30,000.00
	TOTAL:-	1,770,000.00

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

سب سے پہلے میں آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپکو شاید بلدیات کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ جناب میرا ضمنی سوال ہے کہ ۱۷ لاکھ ۷۰ ہزار روپے ڈسٹرکٹ کونسل کچھی کا فنڈ تھا۔ ۳۲ اسکیمات تھیں۔ سب سے پہلے مجھے آپ یہ بتائیں کہ یہ اسکیمات اسوقت مکمل ہو چکی ہیں یا ان پر کام جاری ہے۔

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)

آپ پہلے سوال کے پہلے حصہ الف کو پڑھیں تو اس میں آپکو اندازہ ہو جائیگا کہ جتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس میں صرف واٹر سپلائی کی اسکیمیں پوری مکمل ہو چکی ہیں۔ اور دوسروں پر کام ابھی تک ہو رہا ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب اسپیکر آپکے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا کہ واٹر سپلائی

کا اسکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور باقیوں کا شائد کچھ کام باقی رہتا ہے۔ وزیر صاحب کو اسوقت پتہ نہیں ہے کہ واٹر سپلائی کا کیا کام ہے۔ میں ایکے گوشش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ اسمیں کچھ اسکیمات ہیں جنکا تعلق میرے حلقہ سے ہے۔ اسمیں نمبر دو ہے۔

(Excavation of Drin ing Water Tank at Kurd Camp)

اور نمبر چار میں ہے۔ (Excavation of Drinking Water Well at Shahbazoo)

میرے خیال میں یہ دو اسکیمات واٹر سپلائی میں آتی ہیں۔ لیکن ان دونوں اسکیمات کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ انکے پیسے پہلے ہی پروجیکٹ ڈیلر یا ٹھیکیدار کو مل چکے ہیں۔ جب اس سلسلے میں محکمہ سے رابطہ کیا گیا تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ فنڈ صرف لوگوں کی جیب خرچی کے لئے ہے۔ وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ ایک طرف تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ یہ اسکیمیں مکمل ہو گئی ہیں اور دوسری طرف سے ان اسکیموں کا وجود ہی نہیں ہے۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ پیسے صرف ختم ہو چکے ہیں، ریلیز ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب مجھے کیا جواب دینگے؟

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)

جناب چونکہ آپ نے اس ایوان میں یہ پوائنٹ اٹھایا ہوا ہے اور مجھے آپ اتنا بینیفٹ اور ٹائم دینگے اس کے لیے کیونکہ آپ نے میرے ذمہ لگائی ہوئی ہے۔ لیکن ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ جو بھی (Liabilities and assets) ہیں ان کو چھوڑ دیں تو وہ ہمارے کھاتہ میں آتے ہیں۔ اگر آپ نے اس ایوان میں یہ کہا ہے اور میں آپکو اس ایوان میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کسی آفیسر کے انکوائری کرنے کے لئے چاہتے ہیں وہ بھی ہم کرا دیتے ہیں اور اگر آپ خود بھی انکوائری کمیٹی کے ممبر ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی محکمہ تیار ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی ۔

جناب اسپیکر ویسے تو مجھے ایک ہی سوال پر کئی ضمنی سوال کرنے تھے لیکن قانون کے مطابق مجھے صرف چند سوال کرنا ہیں جناب اس میں ایک اسکیم ہے لیکن اسکو دو شکلوں میں دکھایا گیا ہے

(Construction of Ganda Moulvi:)

(Excavation of Nalla Moulvi:)

مجھے پتہ نہیں لگتا کہ ایک طرف سے اس نالے کی کھدائی ہوتی ہے اور دوسری طرف سے اسکو گنڈہ باندھا جاتا ہے ۔ لیکن گنڈہ باندھنے سے تو وہ سلٹ اپ ہوجاتا ہے ۔ یا تو اسکو گنڈہ باندھا جائے تاکہ اس علاقے کی سیرابی ہو یا اس کی کھدائی کی جائے تاکہ اس علاقے کی سیرابی ہو ۔ جناب اسکی کیا وجوہات تھیں کہ ایک اسکیم کو دو شکلوں میں دکھایا گیا ہے دو جگہوں پر اسکے لئے فنڈ رکھا گیا ہے ۔؟

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)

جناب میں نے بھی کھی کو دیکھا ہے جب کنسٹرکشن آف گنڈا ہوتا ہے پانی کو روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے ۔ ایکسیکویشن Excavation اسلئے کی جاتی ہے کہ ہر بارش کے موسم میں سلٹ گئی ہے اسکو نکالا جائے تاکہ گنڈاہ اور زیادہ محفوظ رہے ۔ سلٹ سے پانی کی لہریں اونچی ہوجاتی ہیں ۔ اور گنڈاوہ کی سائیڈ انکو نقصان پہنچا کر آگے نکل جاتا ہے ۔

میر محمد ہاشم شاہوانی

جناب اسپیکر ! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب کو ہمارے علاقہ کے بارے میں کچھ معلومات نہیں ہیں کہ بارش ہوتی ہے تو وہاں سلٹ اپ ہوجاتا ہے اور گنڈہ محفوظ ہوجاتا

ہے اور کھدائی ہوتا ہے۔ اپنے علاقے کے بارے میں میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ میرے خیال میں سردار چاکر خان بھی ڈسٹرکٹ کچھی کے ہیں اور میر ذوالفقار علی مگسی بھی اس سلسلہ میں جانتا ہے۔ کیونکہ انکا تعلق نہری علاقے سے ہے۔ جناب ہمارے علاقہ میں یہ طریقہ نہیں ہے وہاں پہ بارش ہوتی ہے جو نالوں میں جاتا ہے۔ گنڈہ باندھ کر لوگ سیراب کرتے ہیں اسی نالہ پر گنڈہ باندھنا اور اسی کی کھدائی کرنا میرے سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ لہذا وزیر صاحب سے میری گذارش ہے کہ اپنے متعلقہ محکمہ کو کہہ دیں کہ ایسے کاموں کی تحقیقات کریں۔ تاکہ اس قسم کی شکایات نہ ہوں۔

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)۔

آپکی رائے کو مدنظر رکھا جائیگا اور انشاء اللہ آپکی تسلی کرادی جائیگی۔

جناب سپیکر۔

اگلا سوال۔

۳۴۳۔ میر محمد ہاشم شاہوانی۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا ضلع کونسل کچھی کے ترقیاتی کاموں کی کارکردگی کی بابت وہاں کے عوامی نمائندہ کے عدم اطمینان کی صورت میں حکومت اس سلسلہ میں عدالتی تحقیقات کرانے کی تجویز پر غور کرے گی؟۔

میر جان محمد خان جمالی (صوبائی وزیر)

ضلع کونسل کچھی کے ترقیاتی کاموں کی کارکردگی کو عوامی تائید حاصل ہے ہمیں یا حکام بالا کو کسی

قسم کی کوئی شکایت عوام کی طرف سے موصول نہیں ہوئی اور ہم ہر قسم کی تحقیقاتی کاروائی کے لئے تیار ہیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب اسپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔

فرمائیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو لسٹ لوکل گورنمنٹ نے مجھے دی ہے یہ صرف ڈسٹرکٹ کچھی کے لئے ہیں۔ میرے تین سوالات تھے اور اسی ڈسٹرکٹ کے متعلق تھے، اس لسٹ کے ساتھ ۱۹۸۹۔۹۰ء کی اسکیمات شامل ہیں۔ وہ موجود ہیں۔ لیکن ۱۹۸۸۔۸۹ء کی اسکیمات کے بارے میں میں نے پوچھا نہیں اور نہ ہی انہوں نے اسکا جواب دیا ہے میں وزیر صاحب کی یاد دہانی کے لئے یہ گذارش کرتا ہوں کہ ۱۹۸۸ء۔۸۹ء میں جو اسکیمات ڈسٹرکٹ کچھی کے لئے دیئے گئے تھے ان تمام کا رقم ریلیز ہو چکا ہے۔ بعض رقم ابھی تک محکمہ کے ذمہ رہ چکا ہے۔ لیکن اسکیم کا وجود ہی نہیں ہے بلکہ ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ جس حلقہ سے جو ڈسٹرکٹ ممبر ہے وہ اپنا اسکیم دیتا ہے اور اس اسکیم کے لئے اگر کوئی پروجیکٹ لیڈر ہو تو وہ بھی اس حلقہ کا ہوگا اور اگر نہیں تو دوسری صورت میں محکمہ کا جو ٹھیکیدار ہوتا ہے لیکن مجھے یہاں معلوم ہوا

کچھ ہوا ہے اور جو ہو رہا ہے یہ سب بتانے کے بعد میں پھر ضمنی سوال کروںگا۔ جناب وزیر صاحب آپ نے کہا کہ ہر قسم کی تحقیقاتی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں اب مجھے یہ بتائیں کہ آپ یہ تحقیقات کس کے ذریعہ کروانا چاہتے ہیں۔؟

جناب اسپیکر۔

جی جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی (صوبائی وزیر)

جناب اسپیکر! معزز ممبر کا بڑا ضمنی سوال تھا۔ میں اسکے شرطی نقطہ میں نہیں پڑنا چاہتا تھوڑا ماحول تبدیل ہو چکا ہے۔ آپ جو رائے دینگے اور آپکے ساتھ دو تین اور بھائی بھی ہیں اس علاقے سے دو ایم۔ پی۔ اے ایک سینیٹر اور ایک ایم۔این۔اے بھی ہے آپ مل بیٹھ کر جو بھی رائے دینگے وہی کیا جائیگا۔ کیونکہ میرے نقطہ نگاہ سے ایوان میں ممبروں کی جو رائے ہے وہ سپریم ہیں۔ افسر شاہی اسکے بعد آئیگی۔ اسلئے آپ بے فکر رہیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے کہ وہاں پر دو ایم پی اے ہیں لیکن وہاں ہم تین ایم پی اے ہیں۔ ایک ایم این اے اور میرے خیال میں دو سینیٹر ہیں جنکا تعلق ڈسٹرکٹ کچھی سے ہیں۔ جہاں تک اس فنڈ اور اس حلقہ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایم پی اے کے ذریعے تحقیقات ہو تو مسئلہ جوں کا توں رہیگا۔ اسلئے میں گذارش کرتا ہوں کہ ہم بھروسہ کرکے اسے آپکے رحم وکرم پر چھوڑتے ہیں۔ اس میں محکمہ کا سیکریٹری ہوتا ہے، چیف ہوتا ہے

ہے کہ نہ انکا کوئی پروجیکٹ لیڈر ہوا ہے اور نہ ہی ٹھیکیدار ہوا ہے۔ بلکہ بعض اسکیمات میں پروجیکٹ لیڈر بھی ہیں۔ میرے پاس بینک کے چیک نمبر بھی موجود ہیں جو کہ میں نے آج لیئے ہیں کہ ٹھیکیدار اور پروجیکٹ لیڈر کو ۱۹۸۸ء / ۸۹ء کے پیسے مل گئے ہیں لیکن اسکیم کا وجود ہی سرے سے نہیں ہے۔ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ یا بلدیات جو پیسے ہیں وہ صرف چند لوگوں کی جیب خرچی کے لئے ہوتے ہیں۔ یا صرف چند دوستوں کو خوش کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کوآرڈینیشن میٹنگ ہوتی ہیں وہاں پر یہ اسکیمات ڈسٹرکٹ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ کم از کم کا وجود ہو اور اس سے کچھ لوگوں کو فائدہ ہو۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہوا ہے۔ صرف ہر اسکیم کے لئے ایک آدمی کو خوش کر لیا گیا۔ اسکیم کا وجود ہی نہیں ہے۔ وزیر صاحب سے میری یہ گذارش ہے کہ جیسے کہ سوال نمبر ۳۴۳ میں کہا گیا ہے کہ کسی قسم کی کوئی شکایت عوام کی طرف سے موصول نہیں ہوئی ہے لیکن جناب شکایت کریں تو کس کو کریں، ڈسٹرکٹ چیئرمین کو کریں، اے۔ ڈی۔ ایل جی کو کریں، چیف کو کریں، اور ڈویلپمنٹ آفیسر یا کسی اور کو کریں۔ جبکہ وہاں سے یہ سلسلہ یوں چلا آرہا ہے۔ اس سے اگر ہم آگے جائیں تو پہلے تو وہاں تک ہمارا پہنچ نہیں ہوتا ہے اور جناب اسپیکر اگر پہنچیں بھی تو ....

میر جان محمد جمالی۔

جناب اسپیکر! معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں اگر اجازت ہو تو میں انکے ضمنی کا جواب دے دوں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب وزیر صاحب آپکی معلومات کے لئے میں عرض کرنا چاہوں کہ وہاں پر جو

اور اسکے علاوہ وہاں کا ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے، اگر انکے ذریعہ یہ تحقیقات ہو تو میں بہتر سمجھتا ہوں، کیا آپ اس کی گارنٹی دیتے کہ میں اس قسم کا کمیٹی بناؤں۔

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)

جناب اسپیکر! میں دوبارہ اپنا جواب دوہراتا ہوں۔ میرے نقطہ نگاہ میں جو منتخب نمائندے ہیں۔ وہ سپریم ہیں، آپ ایم۔پی۔ایز سینیٹرز اور ایم۔این۔ایز آپس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کریں کہ اس سلسلہ میں کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ میں اس ایوان میں آپکو اشورنس (ASSURANCE) دیتا ہوں کہ ایسا ہی کیا جائیگا کیونکہ آپ سب اسی ضلع اور علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ

جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اسمبلی کے اپنے قواعد وضوابط اور ٹریڈیشنز ہوتے ہیں۔ منسٹر صاحب ہوں یا معزز ممبر صاحب وہ آپس میں ڈائریکٹلی (DIRECTLY) ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوں بلکہ اسپیکر کے تھرو ہوں۔

جناب اسپیکر

آپ بالکل درست کہہ رہے ہیں، معزز ممبر براہ راست بات نہ کریں۔ بلاواسطہ بات کریں۔ اگلا سوال۔

۳۴۴، میر محمد ہاشم شاہوانی۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے قواعد کے تحت یہ پابندی عائد کی گئی تھی کہ ضلع کونسل کی کوئی بھی ترقیاتی اسکیم پچاس ہزار روپے سے کم نہ ہوگی۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع کونسل کچھی کے بعض منصوبے پچاس ہزار روپے سے کم منظور کئے جانے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

میر جان محمد خان جمالی (صوبائی وزیر)

یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے قواعد کے تحت پچاس ہزار روپے مالیت سے کم منصوبے منظور نہیں ہو سکتے، مگر فراہم کردہ ترقیاتی رقومات اتنی کم اور ناکافی ہیں کہ ضلع کے وسیع علاقے کی ضروریات کو پورا نہیں کیا جا سکتا، اور اس لئے بھی پچاس ہزار روپیہ یا اس سے کم منصوبہ جات تیار کئے جاتے وقت اس کا تخمینہ مرتب کیا جاتا ہے اور اگر اس منصوبہ پر پچاس ہزار روپیہ مالیت سے کم لاگت آرہی ہو۔ تو کسی طرح قواعد ضوابط کے تحت پچاس ہزار روپیہ مالیت کی رقم فراہم کی جائے جبکہ اس پر ایک تخمینہ کے مطابق -/۳۰،۰۰۰ روپیہ یا -/۲۰،۰۰۰ روپے تک خرچ کرنے پڑتے ہیں اور اسی منصوبہ کی تعمیر و تکمیل بھی علاقے کے لئے ضروری ہے چونکہ یہ منصوبہ جات ممبران ضلع کونسل ضلع کے حالات کو مدنظر رکھ کر منظور کراتے ہیں لہذا ضلع کونسل کے لیول پر کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرائی جا سکتی یہ ردوبدل صرف ڈویژنل رابطہ کمیٹی ہی ڈویژنل لیول پر کر سکتی ہے جو بلوچستان لوکل گورنمنٹ مینول آف انسٹرکشن دفعہ ۹ کے تحت حتمی طور پر منظوری دینے کا مجاز ہے۔

ب) اس کا جواب جزو (الف) میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا کہ وزیر صاحب نے جواب میں جو کچھ بھی فرمایا ہے شائد درست ہو۔ اس سلسلے میں آپکے توسط سے وزیر صاحب سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ کیا وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ ڈویژنل رابطہ کمیٹی نے کبھی ڈویژنل لیول پر اس کام کے سلسلے میں ان لوگوں کے لئے احکامات جاری کیا ہے۔

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)

جناب اسپیکر! میری اطلاع کے مطابق اسی ماہ میں ڈویژنل رابطہ کمیٹی کی میٹنگ تھی اسکے فیصلے جب سیکریٹریٹ میں پہنچیں گے تو جو بھی کارروائی ہے اسکی تصدیق کرکے دوبارہ اسے ڈویژنل کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے پھر ان پر عمل درآمد ہوتا ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب اسپیکر! آپکی توسط سے میں منسٹر صاحب کے گوش گذار کردوں کہ ڈویژنل رابطہ کمیٹی کی نصیر آباد میں ایک میٹنگ ہوئی تھی میرے خیال میں اسمیں آپ بھی موجود تھے، ان اسکیمات کے بارے میں یہ تجاویز دی گئیں کہ کوئی ایسا اسکیم دیا جائے جو کم از کم آٹھ دس لاکھ روپے کا ہو، اگر دس بیس ہزار یا تیس ہزار روپے کی اسکیم ہوگی تو وہ صرف جیبوں تک محدود ہوگا وہاں پر کمشنر صاحب نے یہ خود فرمایا تھا، اسکیلئے باقاعدہ وہاں ووٹنگ بھی ہوئی چھوٹی اسکیمات کے لئے پروگرام تھا اسکیلئے، تیس ووٹ پڑے لیکن باقی بڑے اسکیمات کے لئے پروگرام کے لئے کافی

ووٹ پڑے اسکے بعد یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جب یہ بڑے اسکیمات کمیٹی میں پاس ہوتے ہیں اور پھر یہ بڑے اسکیمات چھوٹے کیوں ہو جاتے ہیں، اسکی ذرا وضاحت کریں۔

میر جان محمد جمالی (صوبائی وزیر)

جناب اسپیکر! ڈویژنل کوآرڈینیشن میں ایسا ہوتا ہے کہ جب انکی پروپوزل مسترد ہوتے ہیں تو وہ واپس ڈسٹرکٹ کونسل میں چلے جاتے ہیں۔ تاکہ دوبارہ میٹنگ کریں اور ڈویژنل کونسل کے اس فیصلہ کے مطابق آپ یہ اسکیمات دوبارہ بھجیں۔ تو دوبارہ یہ اسکیمات واپس بھیج دیئے جاتے ہیں وہاں سے آگے نہیں جاتی ہیں کیونکہ ڈسٹرکٹ کونسل خود ایک خود مختار ادارہ ہے۔ وہ خود دوبارہ منظور کر کے اسے بھیجتے ہیں۔ یہ کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔ جس میں ٹائم ضرور لگتا ہے۔

جناب اسپیکر۔

سوالات ختم ہوئے۔ اب رخصت کی درخواستیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

مسٹر اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی)

سردار صالح محمد بھوتانی صاحب ایم پی اے نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر موجودہ پورے سیشن سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء

جناب اسپیکر۔ میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب کی ایک تحریک التوائے ہے جسے وہ پیش کریں۔

Mir Zafarullah Khan Jamali

Sir,

Mr. Speaker,

I request the proceedings of the House be suspended to take up a matter of recent public importance/occurrence and be allowed to be discussed in the Assembly.

This relates to allotment of state land (as per Government of Balochistan's contention) to landless tenants (persons).

This has been deliberately done, and a complete runs guidance to the Chief Executive & Minister concerned, to take away the lands from people who have been in position for generations, and who have been ignored and over looked.

This has been purpoely done, which whoul lead to law & order situation in Pat Feeder Sub-Division of District Tamboo. Hence permission be granted to admit this motion to be discussed in the House.

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب اسپیکر۔ اگر آپکی اجازت ہو تو میں یہ تحریک التوا اردو میں بھی پڑھ دوں؟

جناب اسپیکر۔ جی پڑھیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی

جناب اسپیکر۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری اور عوامی اہمیت کے حامل حالیہ وقوع پذیر ہونے والے مسئلہ کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔
یہ مسئلہ جو بے زمین مزارعوں / اشخاص کو سرکاری اراضی (حکومت بلوچستان کے موقف کے مطابق کسی الاٹمینٹ کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوا ہے۔
اس سلسلہ میں منتظم اعلیٰ اور متعلقہ وزیر کی جان بوجھ کر غلط رہنمائی کی گئی۔ جس کے ذریعہ نسلوں سے قابض لوگوں سے انکی زمینیں لے لی گئیں اور انہیں نظر انداز کیا گیا۔
اس صورت حال سے پٹ فیڈر سب ڈویژن، ضلع تمبو میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس تحریک التوا کی منظوری دی جائے تاکہ اسے ایوان میں زیر بحث لایا جا سکے۔

جناب اسپیکر۔

تحریک التوا جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی

روک کر اس فوری اور عوامی اہمیت کے حامل حالیہ وقوع پذیر ہونے والے مسئلہ کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔

یہ مسئلہ جو بے زمین مزارعوں / اشخاص کو سرکاری اراضی (حکومت بلوچستان کے موقف کے مطابق) کی الاٹمینٹ کے نتیجہ کے طور پہ پیدا ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں منتظم اعلیٰ اور متعلقہ وزیر کی جان بوجھ کر غلط رہنمائی کی گئی۔ جس کے ذریعہ نسلوں سے قابض لوگوں سے انکی زمینیں لے لی گئی اور انہیں نظر انداز کیا گیا۔

اس صورت حال سے پٹ فیڈر سب ڈویژن ضلع نصیر آباد میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے، لہذا اس تحریک کے التوا کی منظوری دی جائے تاکہ اسے ایوان میں زیر بحث لایا جاسکے۔

جناب اسپیکر۔

محرک اپنی تحریک التوا پر اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کریں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب اسپیکر۔ آپکا شکریہ۔ یہ تحریک التوا میں نے اس دن پیش کی تھی جس دن وزیر اعلیٰ صاحب نے زمین لوگوں میں الاٹمنٹ کی تھی یہ کہا گیا کہ سرکاری اراضیات ہیں اور سرکاری رپورٹ میں یہ اراضیات (Free from incumberance) ہیں۔

جناب والا اسکے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی مجھے بلایا میں خود انکے پاس گیا ان سے ڈسکس کیا انہوں نے مہربانی کی اور یقین دہانی کرائی کہ متعلقہ افسر جج بن گئے ہوئے ہیں۔ وہ جج سے واپس آجائیں اور اگر کسی کے پاس کسی کورٹ کے آرڈرز ہوں یا ایسا کوئی فیصلہ ہو

تو بے شک بے آئین یہ انکا حق بنتا ہے اور انشاءاللہ انکو ہم یہ حق دینگے ۔ اور کسی کے ساتھ ناجائز یا بے انصافی نہیں کی جائیگی ۔ جناب اسپیکر ۔ میں انکا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس امر کا ذکر کیا لہذا میں اس معاملے میں مزید نہیں جاؤنگا ۔ کیونکہ اس پہ مزید کہنے کی گنجائش نہیں تاہم میں اتنا ذکر ضرور کرونگا ان اراضیات کے متعلق آج سے غالباً تین سال پہلے ہم نے پٹ فیڈر میں بیٹھ کر یعنی اس میں کمشنر صاحب نصیر آباد ڈویژن اور وزیر محکمہ پی اینڈ ڈی ذوالفقار علی مگسی صاحب اور میں خود بھی تھا ۔ متعلقہ افسران اور سیکرٹری صاحب بھی تھے ۔ یہ فیصلہ ہو چکا تھا بہرحال چونکہ اب بھی انہوں نے فرمایا ہے اور میں اس پر یقین کرتا ہوں تاہم میری ان سے صرف یہ استدعا ہوگی کہ متعلقہ افسر جب تک جج سے واپس نہیں آجاتے ہیں ہم انشاءاللہ متعلقہ کاغذات اکھٹے کرتے ہیں ۔ اس دوران وزیر اعلیٰ صاحب سے میری گزارش ہوگی کہ وہ براہ مہربانی مزید الاٹمنٹ وہاں پہ رکی جائے ۔ جب ان افسر صاحب نے اپنا موقف پیش کیا ہے ہمیں بھی اپنا موقف پیش کرنے کا موقع ملنا چاہیئے اسکے بعد جو گورنمنٹ بولے ۔ ان چند الفاظ اور یقین دہانی کے بعد اگر میں اپنی تحریک التوا پر مزید زور دوں تو بہتر نہیں ہے ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی ۔ (وزیر زراعت)

جناب اسپیکر ۔ محرک نے جو تحریک التوا پیش کی ہے اس پر مزید ڈویلپمنٹ ہوئی اس پر انہوں نے روشنی ڈالی اس صورت میں انکو دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ اس کیس کو ایگزامین کیا جائیگا ۔ وہ اور اس ایوان کے دیگر معزز ساتھی اس ضمن میں حقائق شہادت اور ثبوت پیش کریں کہ یہ انکی ملکیت ہے جیسا کہ انہوں نے فرمایا تو حکومت ضرور اس پر غور کریگی ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر ۔

محرک نے اپنی تحریک التواء پہ زور نہیں دیا ۔

This has been purpoely done, which whoul lead to law & order situation in Pat Feeder Sub-Division of District Tamboo. Hence permission be granted to admit this motion to be discussed in the House.

میر ظفر اللہ خان جمالی ۔

جناب اسپیکر ۔ اگر آپکی اجازت ہو تو میں یہ تحریک التوا اردو میں بھی پڑھ دوں ؟

جناب اسپیکر ۔ جی پڑھیں ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی

جناب اسپیکر ۔

اب ایک اور تحریک التواء جناب عبدالحمید خان اچکزئی صاحب کی ہے ۔ خان صاحب اپنی تحریک پیش کریں ۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ ۔

میں اسمبلی کی قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷ کے تحت نوٹس دیتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر حالیہ وقوع پذیر اور فوری اہمیت کے حامل ذیل واقعہ پر بحث کی جائے ۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص مسمی لالا خان کی تحریری اطلاع جسکی نقل متسلک ہے پر میرے ذاتی معلومات کے مطابق ایک جوڈیشنل قیدی مسمی عبدالشکور ولد نیک محمد کو ۸۹-۱۱-۲۸ کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے پہلے تین مرتبہ کرائمز برانچ میں انکا جسمانی ریمانڈ لیا گیا جبکہ اب ۹ جون ۱۹۹۰ء کو کرائمز برانچ میں بلاجواز انتہائی انسانیت سوز طریقے سے تشدد کیا گیا ہے اس تشدد سے اگر خوش قسمتی سے مبینہ ملزم کی زندگی باقی رہ بھی جاتی ہے تو جسمانی طور پہ مفلوج ضرور ہوگئے ہے ۔ دوسری طرف مبینہ ملزم پر اس تشدد کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے اور کیس عدالت میں زیر سماعت ہے اور ملزم کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی مقدمے کا باقاعدہ سماعت شروع ہوئی ہے بلکہ ملزم شک کے بنیاد پہ کارروائی کی جارہی ہے ، اور تشدد کے ذریعے ملزم سے اقرار جرم کرائے جاتے ہیں لہذا آئندہ کے لیے اس قسم کی غیر قانونی اقدامات کی روک تھام کے پیش نظر تشدد کے مرتکب پولیس انسپکٹروں وغیرہ کے خلاف قانونی حدود کے دائرے میں رہتے ہوئے تحقیقات کی جائے ۔

جناب اسپیکر ۔

تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ۔

میں اسمبلی کی قواعد و انضباط کار مجریہ ۴، ۱۹ء کے قاعدہ نمبر ۰، کے تحت نوٹس دیتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر حالیہ وقوع پذیر اور فوری اہمیت کے حامل ذیل واقعہ پر بحث کی جائے ۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص مسمی لالا خان کی تحریری اطلاع جسکی نقل منسلک ہے پر میرے ذاتی معلومات کے مطابق ایک جوڈیشنل قیدی مسمی عبدالشکور ولد نیک محمد کو ۸۹ - ۱۱ - ۲۸ کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے پہلے تین مرتبہ کرائمز برانچ میں بلا جواز انتہائی انسانیت سوز طریقے سے تشدد کیا گیا ہے اس تشدد سے اگر خوش قسمتی سے مبینہ ملزم کی زندگی باقی رہ بھی جاتی ہے تو جسمانی طور پر مفلوج ضرور ہو گیا۔ دوسری طرف مبینہ ملزم پر اس تشدد کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے ۔ اور کیس عدالت میں زیر سماعت ہے اور ملزم کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی مقدمے کا باقاعدہ سماعت شروع ہوئی ہے ۔ بلکہ ملزم شک کے بنیاد پر کارروائی کی جا رہی ہے ۔ اور تشدد کے ذریعے ملزم سے اقرار جرم کرانے چاہتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ کے لیے اس قسم کی غیر قانونی اقدامات کی روک تھام کے پیش نظر تشدد کے مرتکب پولیس انسپکٹروں وغیرہ کے خلاف قانونی حدود کی دائرے میں رہتے ہوئے تحقیقات کیجائے۔

جناب اسپیکر ۔

محرک اپنی تحریک التواء کے بارے میں کچھ بیان دیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔

جناب اسپیکر! یہ تحریک التوا جو ہم اس ایوان میں لائے ہیں ۔ یہ ایک اہم نتیجہ کی حامل ہے اور بہت اہم ہے یہ پولیس کا ناروا سلوک جو کہ بلوچستان میں ہے اس کی تاریخ کا ایک جزو ہے ہمارے اس ایوان میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں ہر ایک ساتھی کسی نہ کسی مرحلہ پر اس پولیس کے تشدد سے گزرا ہے اور وہ اس پولیس کے ناروا سلوک سے ہو کر گزرا ہے لیڈر آف دی ہاؤس کے ساتھ دیگر جو بھی ساتھی ہیں بشمول ہماری پارٹی ہمارے کئی لوگوں کو پھانسیاں لگیں ۔ جیل گئے مصیبتیں اٹھائی بہت تشدد یہاں کے لوگوں پر پولیس نے کیا ہے ۔ یہ بات نئی نہیں ، یہ تشدد کی تاریخ انگریزوں کے زمانے سے چلی آرہی ہے ۔ یہ تشدد جن لوگوں کے ذریعے کرایا جاتا ہے ۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ بھی ہمارے اپنے ملک کے لوگ ہیں ۔ انگریزوں کے زمانے سے تو آقا باہر کے تھے مگر پولیس یہاں کی تھی اس اس کے بعد پاکستان بننے کے بعد پولیس یہاں کی تھی یہ پاکستان بننے کے بعد لوگوں پر انسانیت سوز تشدد کم از کم اپنے لوگوں پر نہ ہو ۔ میں زیادہ پرانی تاریخ میں نہیں جاتا مارشل لا کے دور میں لوگوں نے اپنی کارستانیاں دکھائیں ۔ کبھی وہ قانون کی پاسداری کے لئے وہ اوپر بیٹھے رہتے ہیں ۔ اور یہ اوپر والے تو خیر اسلام کی انصاف کی بات کرتے ہیں ۔ بڑی بڑی باتیں کی جاتی ہیں اور بیوروکریسی میں تو یہ لائل ٹو کنگ آف لاٹ کہلاتے ہیں ۔ اور ان میں پولیس ایک اہم عنصر ہے ۔ مگر میں ان کے متعلق کیا کہوں زیادہ سخت الفاظ کہنا بھی مناسب نہیں یہ کسی کے نہیں ہیں ۔ یہ کسی کے وفادار نہیں ہے جو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے وہ اس کے لئے ہر جائز اور ناجائز حرکت کرتے رہتے ہیں ۔ اور یہ خالی واقعہ جو میں اب بیان کرنا چاہتا ہوں یہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ جس پر یہ الزامات ہیں اور اس کو خواہ مخواہ یہ کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا وہ کیا ہے اور اس شخص کے متعلق میں یہ عرض کروں کہ یہ شخص ریڑھ کی ھڈی کا بھی بیمار ہے ۔

کراچی میں اس کے آپریشن ہوئے ہیں۔ اور اس کے ثبوت تحریک التوا کے ساتھ منسلک ہے۔ ان کو ممبران اسمبلی خود دیکھ سکتے ہیں۔ یہ شخص جو کہ تیسری دفعہ اس قسم کے تشدد ہونے کی وجہ سے مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ اور اب اس کی موت اور زیست کا سوال آگیا ہے اسلئے میں نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔ اسلئے یہ واقعہ بے حد اہمیت کا حامل ہے وہ یہ کہ اس کے لئے ہائی کورٹ کے احکام کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے ہائی کورٹ نے صاف حکم لکھ دیا ہے کہ اس شخص کا مزید ریمانڈ نہ لیا جائے مگر پولیس نے ڈی سی اور دیگر سے ناجائز طریقے سے غیر قانونی طریقے سے ریمانڈ لے کر اس شخص کو دوبارہ کرائم برانچ لے گئے ہیں۔ اور پھر دوبارہ اس پر سختی کی ہے۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے خصوصاً ٹریژری بینچز کے توسط سے حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ شخص بیمار ہے اس کی زندگی اور موت کا سوال ہے اس معاملہ پر نہایت سنجیدگی سے سوچا جائے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہائی کورٹ کے احکام کی خلاف ورزی بھی کی گئی ہے اس کے احکام موجود ہیں۔ اس کے حکم کے مطابق اس شخص کو چھوڑا جائے اس پر کسی قسم کے مظالم نہ کئے جائیں ان سارے مظالم سے پتہ چلتا ہے کہ بنیادی چیز کیا ہے۔ میں ان کے متعلق کیا کہوں کہ یہ پولیس کے ہتھکنڈے ہیں۔ یہ اس کام کے لئے رکھے گئے ہیں کہ وہ لوگوں سے منوالیں کہ یہ کام آپ نے کیا ہے یا نہیں کیا ہے۔ اس طرح سے خاص طور پہ اس ملزم سے منوا رہے ہیں۔ اس پر غیر اخلاقی تشدد کیا گیا کہ اس سے کہ اس شخص کا تعلق ہماری پارٹی سے ہے۔ اور وہ ہماری پارٹی کا ایک ادنیٰ ورکر ہے اس سے اس قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔ کہ محمود صاحب کا اسلحہ کہاں ہے پختون خواہ کیمپ کا اسلحہ کہاں ہے۔ ان کا بجٹ کہاں ہے پیسہ کہاں سے آتا ہے ان کے کیمپ کہاں ہیں۔ ان کو اسلحہ وغیرہ کون دے رہا ہے۔ ان کی حمایت کون کر رہا ہے اور کراچی میں جو فلاں دھماکہ ہوا تھا تم نے کیا تھا۔ اس میں تم شامل تھے اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا

۔وہ اس سے کیا کہلوانا چاہتے ہیں جس سے ہماری پارٹی کا کبھی تعلق نہیں ہے میں اس سلسلے میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ تاریخ بہت پرانی ہے میں نے وہاں کے پولیس افسر کے متعلق سنا ہے کہ وہ ایک باریش مسلمان آدمی ہے وہ لوگوں کو یہ کہتا ہے کہ میری داڑھی کو غلط مت سمجھنا میں بہت خطرناک آدمی ہوں اس کا نام حلیمی ہے ۔
وہ اپنے آپ کو بلوچ قوم کا علمبردار سمجھتا ہے اور جب وہ اس کارروائی میں شامل ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو بلوچ کہتا ہے میں تو کہتا ہوں کہ وہ سارے بلوچستان کے لئے اور بلوچوں کے لئے باعث شرم ہے بجائے اس کے کہ اسکو بلوچ کہا جائے ۔(مداخلت)

میر ظفر اللہ خان جمالی ۔

پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! جب کوئی تحریک التوا پیش ہوتی ہے اس کے دو پہلو ہوتے ہیں ۔ اس کی ایڈمیزبلٹی ۔ آیا کہ وہ ایڈمیزبل ہے ، اور اس کے بعد جو وزیر متعلقہ ہے وہ اس کی مخالفت کرے یا موافقت کرے ۔ اگر اس کے بعد تحریک ایڈمٹ ہو جاتی ہے ۔ بعد میں محرک یا کوئی اور شخص اس پر تقریر کر سکتا ہے ۔

جناب اسپیکر ۔

اچکزئی صاحب آپ اس تحریک التوا کی ایڈمیزبلٹی پر بات کریں ۔

عبدالحمید خان اچکزئی ۔

جناب والا! میں اس سلسلے میں خصوصاً نواب صاحب سے عرض کرونگا کہ یہ معاملہ بڑا شدید ہے کہ ایک آدمی کی موت اور زیست کا سوال ہے ۔ میں ان کو یہ کہتا ہوں

کہ اگر اس شخص نے جرم کیا ہوا ہے تو اس کو با قاعدہ عدالت میں پیش کیا جائے۔ اس پر با قاعدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جائے ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ایسا نہ ہو یہ تشدد کی کارروائی اس ملک میں ضیاء الحق نے جو پی پی کے ساتھ یا دیگر کے ساتھ تشدد کیا اور آج جن چیزوں کو ضیاء الحق کے نام سے اور اس کے باقیات سے یاد کیا جاتا ہے مجھے امید ہے کہ ایسی بات نہ ہو کہ بعد میں اسکو نواب بگٹی کے باقیات سے حکومت بلوچستان کے نام سے یاد کرے ۔ یہ ہماری دلی خواہش ہے کہ ایسی بات نہ ہو یہاں بھائی بندی کی فضا ہونی چاہیئے ۔ اور ہم نے اس کے لئے اقدام کرنے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ حق و انصاف کی بات کی جائے ۔

تحقیقات کی جائے اور جن لوگوں نے زیادتی کی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے میری حکومت سے توقع ہے کہ وہ اس کے لئے کوئی اقدام کریگی ۔

جناب اسپیکر۔

جی ہاشمی صاحب ۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)

جناب اسپیکر میں آپکے توسط سے اس ایوان کو اور معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی ایسی آج تک نہ تو یہ پالیسی رہی ہے ۔ اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہوگی کہ غیر قانونی طور پر کوئی تشدد کرے ۔ یہ تحریک چونکہ ابھی سامنے آئی ہے اور اسکی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے اتنا ٹائم نہیں تھا کہ ہم معلوم کرتے ۔ میں آپکے توسط سے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اسکی تفصیلات معلوم کی جائینگی ۔ اور انکو میں ذاتی طور پر مہیا

کرونگا۔ اگر کسی قسم کا غیر قانونی کام کسی بھی انسپکٹر یا کسی بھی افسر نے کیا ہوگا۔ تو اسکے خلاف ضروری قانونی کارروائی ہوگا۔ لیکن جناب اسپیکر اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کرتا چاہوں کہ جیسا کہ معزز رکن نے اپنی تحریک میں کہا ہے کہ یہ معاملہ زیر سماعت ہے اس طور پر اس ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی۔ رول ۶۷ کے تحت یہ قواعد کے خلاف ہے۔ اور ویسے بھی یہ معاملہ فوری نوعیت کا نہیں ہے۔ لیکن جس جذباتی انداز میں محرک نے نشاندھی کی ہے کہ کسی کی جان کا معاملہ ہے۔ میں آپکے توسط سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس پر انکوائری کرینگے اور اگر کوئی حقیقت اس میں ہوئی تو انکے خلاف ضرور قانونی کے مطابق کارروائی ہوگی۔

جناب اسپیکر ۔ جی اچکزئی صاحب ۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔

جناب اسپیکر! میں ٹریژری بینچز کا شکر گزار ہوں اور جس طریقہ سے انہوں نے یقین دھانی کرائی ہے مجھے امید ہے کہ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کی جائیگی لہذا میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

جناب اسپیکر ۔

محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دے رہے ہیں۔

اخراجات کے مصدقہ گوشواروں کا ایوان کی میز پہ رکھا جانا۔

جناب اسپیکر۔ اب وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت سال ۱۹۸۹-۹۰ء اور ۱۹۹۰-۹۱ء ایوان کی میز پہ رکھیں گے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون و پارلیمانی امور وزراعت)

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں منظور شدہ گوشوارے بابت سال ۱۹۸۹-۹۰ء اور ۱۹۹۰-۹۱ء ایوان کی میز پہ رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔

گوشوارے ایوان کی میز پہ رکھے گئے۔

جناب اسپیکر۔

قائد ایوان، وزراء و معزز اراکین۔

اسمبلی کا چودھواں اجلاس مورخہ ۱۴ جون ۱۹۹۰ء سے شروع ہوکر آج مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۰ء کو اختتام پذیر ہورہا ہے اس اجلاس کے دوران قائد ایوان، وزراء اور معزز اراکین اسمبلی نے نہایت صبر وتحمل سے ایک دوسرے کو سنا اور تعمیری کردار ادا کیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ایوان آئندہ بھی اعلیٰ پارلیمانی روایات برقرار رکھے گا۔ میں تمام حضرات بشمول اسمبلی اسٹاف اور پریس، ریڈیو، ٹی وی کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہم سے بھرپور تعاون کیا۔ مجھے امید ہے کہ یہ خوشگوار ماحول آئندہ بھی برقرار رہیگا شکریہ۔

جناب اسپیکر ۔
اب سکریٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں گے ۔

Mr. Akhtar Hussain Khan (Secretary Assembly)

"ORDER

In exercise of the Powers conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mr. Justice Mir Hazar Khan Khoso, Governor Balochistan do hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Sunday the 24th June, 1990, soon-after the session is over.

Dated Quetta,
the 24th June, 1990.

MR JUSTICE MIR HAZAR KHAN KHOSO
Governor Balochistan."

جناب اسپیکر ۔
گورنر بلوچستان کے حکم کی روشنی میں اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس شام پانچ بجکر پینتیس منٹ پر غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی ہو گیا ۔)

(گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بلوچستان کوئٹہ ۔ ۲۶/۴ ۹۲-۱۱-۲ سو کاپی)